افادات: شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ

ترتیب و تحریر: حافظ رشید الحق خان عابد

خبرِ واحد کی شرعی حیثیت

خبرِ واحد اگرچہ عقائد کے باب میں موجب علم نہیں لیکن عمل کے باب میں حجت ہے۔ چنانچہ شرح العقائد ص۱۰۱ میں ہے کہ خبرِ واحد ظن کا فائدہ ہی دے گی بشرطیکہ اصولِ فقہ میں مذکورہ تمام شرائط اس میں موجود ہوں اور ان شرائط کے باوجود بنا بر ظنیت کے اعتقادیات میں اس کا کچھ اعتبار نہیں ہوگا اور تقریباً اسی مفہوم کی عبارات شرح المواقف ص۲۳۷، المسامرہ ص۸۰ ج۲ اور شرح فقہ اکبر ملا علی القاریؒ ص۹۸ میں بھی موجود ہیں اور نبراس ص۲۵۰ میں ہے کہ ظن کا اعتبار عملیات میں ہوتا ہے اور ظن کے ساتھ ثابت حکم واجب ہوتا ہے۔ خبرِ واحد کی حجیت پر قرآن کریم سے اختصاراً بعض دلائل۔

پہلی دلیل

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خطاءً جب ایک اسرائیلی (جس کا نام تاب یا فاتون یا فلشیون تھا) قتل ہو گیا اور فرعون کی کابینہ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنے کی ٹھان لی تو وَجَآءَ رَجُلٌ (فرعون کا چچازاد جس کا نام عند الاکثر حزقیل وعند البعض حبیب یا شمعان تھا اور بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان بھی لایا تھا) مِّنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ (پ۲۰ القصص رکوع ۲) حضرت موسیٰؑ نے صرف اس ایک آدمی کی بات پر اعتماد کرتے ہوئے مدین کی طرف روانگی اختیار فرمائی اور ظالم قوم سے نجات پائی۔ اگر ایک آدمی کی بات قابلِ اعتماد نہ ہوتی یا بالفاظِ دیگر اگر خبرِ واحد حجت نہ ہوتی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر اعتماد نہ کرتے۔

دوسری دلیل

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ (پ۱۱ التوبہ ع۱۵)

حضرت مجاہدؒ بن جبیرؒ تابعی فرماتے ہیں کہ طائفہ کا لفظ ایک سے ہزار تک بولا جاتا ہے اور مسند عبد بن حمید میں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے قال الطائفة رجل فصاعداً کہ طائفہ کا لفظ ایک پر بھی اور زیادہ پر بھی بولا جاتا ہے (درِ منثور ص۲۹۵ ج۳) اور امام بخاری ص۱۰۷۶ ج۲ پر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو بھی طائفہ کہہ سکتے ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا الآیۃ ۝ اگر دو آدمی آپس میں لڑائی کریں تو وہ بھی آیت کے لفظ طائفتان میں داخل ہوں گے اور آخر میں فرمایا کہ اگر خبرِ واحد حجت نہ ہوتی تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک ایک امیر کو مختلف جہات میں کیوں بھیجتے؟ اس دلیل کا خلاصہ یہ ہوا کہ طائفہ یعنی ایک کی بات دینی اعتبار سے قوم کو عذاب خداوندی سے ڈرانے کے لیے معتبر اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ خبرِ واحد حجت ہو کیونکہ اگر طائفہ کا اطلاق رجل پر نہ ہو تو دو آدمیوں کی لڑائی میں مصالحت کرانا آیت سے ثابت نہ ہو سکے گا اور امراء کو اکیلے اکیلے بھیجنا بیکار ثابت ہوگا۔

تیسری دلیل

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ الآیۃ (پ۴ آل عمران)

امام علیؒ بن محمد المعروف بفخر الاسلام البزدویؒ (المتوفی ۴۸۲ھ) فرماتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں تصریح ہے کہ اہلِ کتاب میں سے ہر آدمی حکم خداوندی کے بیان کرنے کا

مکلف تھا اور کتمانِ علم اس پر حرام تھا کیونکہ اس امر کے وہ مکلف نہ تھے کہ سب کے سب اجتماعی شکل میں سفرًا وغزوًا بیان کرنے کے لیے نکلتے تو اس سے بھی خبرِ واحد کی حجیت ثابت اور واضح ہو گئی (محصلہ مقدمۂ فتح الملہم ص۴) رہا یہ شبہ کہ یہ حکم تو پہلی امتوں کے بارے میں ہے جو کہ اہل کتاب تھے تو اس کا جواب یہ ہے کہ کتب اصول فقہ میں تصریح موجود ہے مثلاً نور الانوار ص۲۱۶ میں ہے۔ وشرائع من قبلنا تلزمنا اذا قص اللہ ورسولہ من غیر نکیر الخ تو وہ سب احکام ہمارے حق میں بھی حجت ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کے بلانکیر بیان فرماتے ہیں۔

بعض احادیث

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رح (المتوفی ۱۳۶۹ھ بعمر ۶۴ سال ایک ماہ بارہ دن) فرماتے ہیں کہ خبرِ واحد پر (بشرطیکہ اس کے راوی عادل ہوں) عمل کرنا عملیات میں واجب ہے کیونکہ تواتر کے ساتھ حضرات صحابہ کرام رض سے خبرِ واحد پر عمل کرنا ثابت ہے اور بے شمار واقعات سے اس کا ثبوت ہے۔ مجموعی طور پر یہ واقعات حضراتِ صحابہ کرام رض کے اجماعِ قولی کا فائدہ دیتے ہیں یا کم از کم اخبارِ آحاد پر ایجابِ عمل کے بارے میں اجماعِ قولی کی مثل ضرور ہیں۔

ان واقعات میں سے چند مشہور یہ ہیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رض (م ۱۳ھ) کا وراثت جدہ کے مسئلہ میں حضرت مغیرہ رض بن شعبہ (م ۵۰ھ) اور محمد رض بن مسلمہ (م ۴۳ھ) کی خبر پر عمل کرنا جیسے کہ ابوداؤد ص۴۰ ج ۲ اور ابن ماجہ ص۲۰۱ میں ہے۔

(۲) حضرت عمر رض (م ۲۳ھ) کا مجوس سے جزیہ لینے کے بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (م ۳۲ھ) کی خبر پر عمل کرنا (جیسا کہ ابوداؤد ص۷۰ ج ۲ میں ہے) اور طاعون کی خبر کے بارے میں بھی انہی کی خبر پر عمل کرنا (جیسا کہ بخاری ص۸۵۳ ج ۲ میں ہے)۔

(۳) حضرت عمر رض کا ایجاب غرۃ فی الجنین کے بارے میں حضرت حمل رض بن مالک ابن النابغہ کی خبر پر عمل کرنا (ابوداؤد ص۲۷۲ ج ۲)

(۴) نیز حضرت عمر رض کا خاوند کی دیت سے عورت کی وراثت کے مسئلہ میں ضحاک رض بن سفیان کی خبر پر عمل کرنا (جیسا کہ ابوداؤد ص۵۰ ج ۲ و موطا مالک رح ص۳۴۰ میں ہے)۔

(۵) حضرت عمر رض کا انگلیوں کی دیت کے بارے میں حضرت عمرو رض بن حزم (م ۵۳ھ) کی خبر پر عمل کرنا (جیسے کہ نسائی ص۲۱۸ ج ۲ میں حضرت عمرو رض بن حزم کی طویل حدیث میں ہے کہ ہاتھ اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس دس اونٹ ہیں۔ اس حدیث کی تخریج علامہ ابوالبرکات بن تیمیہ نے بھی منتقیٰ الاخبار المنسلک مع نیل الاوطار ص۶۱ ج ۷ میں کی ہے۔ قاضی شوکانی رح نیل الاوطار ص۶۴ ج ۷ میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رض سے مروی ہے کہ وہ چھنگلیا میں چھ اونٹ، اس کے ساتھ والی میں نو اونٹ درمیانی میں دس اونٹ، سبابہ یعنی انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی میں بارہ اونٹ اور انگوٹھے میں تیرہ اونٹ دیت دلانے کے قائل تھے پھر حضرت عمر رض سے اس بات میں رجوع بھی ثابت ہے)۔

(۶) حضرت عمر رض کا اپنے ہمسائے حضرت عتبان رض بن مالک کی اخبار کا قبول کرنا (جیسے کہ بخاری ص۱۹ اور ص۳۳۴ ج ۱ کی طویل حدیث ایلاء میں ذکر ہے کہ میں اور میرا ہمسایہ باری باری حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔ ایک دن وہ حاضر ہوتے اور وحی وغیرہ کی خبر لا کر مجھے بتاتے اور ایک دن میں حاضری دیتا اور آکر اس کو یہی خبر وغیرہ بتاتا)۔

(۷) حضرت ابن عمر رض کا (م ۷۳ھ) مسح علی الخفین کے بارے میں حضرت سعد رض بن ابی وقاص (م ۵۵ھ) اور حضرت عمر رض کی خبر پر عمل کرنا (جیسے کہ موطا مالک ص۱۲ میں ہے)۔

(۸) حضرت عثمان رض کا متوفی عنہا زوجہا کی عدت کے

دوران قیام فسے بیٹھا کے بارے میں حضرت فُریعہؓ بنت مالک بن سنان کی خبر پر عمل کرنا (جیسے کہ ابوداؤد ص۳۱۵ میں ہے) اور اسی طرح تواتر سے ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اکیلے آدمی کو بھی تبلیغ احکام کے لیے بھیجا کرتے تھے مثلاً حضرت معاذؓ بن جبل کا یمن بھیجنا جیسے کہ بخاری ص۱۸۶ ج ۱ میں ہے۔

غرضیکہ اس کثرت سے اخبار آحاد پر عمل ذخیرۂ احادیث سے ثابت ہے کہ شمار میں نہیں آسکتا۔ پھر اگر اخبار آحاد کا قبول کرنا واجب نہ ہوتا تو حضور علیہ السلام کا اکیلے اکیلے کو تبلیغ احکام کے لیے بھیجنے کا کیا فائدہ تھا۔ (مقدمہ فتح الملہم ص۴)

مزید چند حوالے

منجملہ ان احادیث سے حضرت براءؓ کی روایت بھی ہے جس کے آخر میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے ایک آدمی (حضرت عبادؓ بن نہیک) کسی مسجد کے قریب سے گزرے اور اہل مسجد رکوع میں تھے حضرت عبادؓ کہنے لگے۔ بخدا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نماز مکہ کی طرف رُخ کرکے پڑھ کر آیا ہوں۔ اہل مسجد اسی حالت میں کعبۃ اللہ کی طرف پھر گئے جیسے کہ بخاری ص۱۱ میں ہے۔

منجملہ ان احادیث سے حضرت براءؓ اور عبداللہؓ بن ابی اوفیٰ کی روایت ہے جس میں ہے کہ ایک منادی (ابوطلحہؓ) نے آواز دی کہ ہنڈیوں میں جو کچھ پک رہا ہے انڈیل دو جیسے کہ بخاری ص۶۰۰ ج ۲ میں ہے۔

ان احادیث میں حضرت انسؓ بن مالک کی روایت بھی ہے کہ میں ابوطلحہ (زیدؓ بن سہل م ۳۱ھ) ابوعبیدہؓ (عامرؓ بن عبداللہ م ۱۸ھ) اور ابیؓ بن کعب (م ۱۹ھ) کو فضیخ شراب جو کچی اور پکی کھجوروں سے تیار کی گئی تھی پلا رہا تھا کہ اچانک ایک آنے والے نے کہا شراب حرام کردی گئی ہے تو حضرت ابوطلحہؓ فرمانے لگے کہ انسؓ اٹھ کر یہ شراب انڈیل دو بس میں نے انڈیل دی۔ (بخاری ص۸۳۶ ج ۲) امام دارقطنیؒ نے بھی دارقطنی ص۴۹۰ ج ۲ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ کے پاس ابیؓ بن کعب (م ۱۹ھ) اور سہیل بن بیضاء تمر اور بسر کی یا فرمایا کہ تمر اور رطب کی شراب پیتے تھے اور میں پلا رہا تھا۔ وہ اتنی تیز تھی کہ قریب تھا کہ ان کو مدہوش کر دیتی۔ بس ایک مسلمان آدمی گزرا اور کہا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ شراب حرام کردی گئی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ انسؓ جو کچھ برتن میں ہے انڈیل دو اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ ٹھہرو ذرا تحقیق کرلیں بلکہ بلا تحقیق ہی صرف ایک آدمی کے کہنے پر انہوں نے کہا اور میں نے وہ انڈیل دی۔ محدث ابو عبداللہؓ (جن کی نسبت یوں ہے عبید اللہ بن عبدالصمدؓ بن المہتدی باللہؒ) فرماتے ہیں کہ یہ روایات خبر واحد کے موجب عمل ہونے پر دال ہے اور مقدمہ فتح الملہم ص۴ میں ہے۔

امام فخر الاسلامؒ نے فرمایا کہ خبر واحد کے حجت ہونے کی عقلی دلیل یہ ہے کہ خبر راوی کے صدق کی موجودگی میں حجت ہوگی اور خبر چونکہ صدق اور کذب دونوں کا احتمال رکھتی ہے لہٰذا راوی میں اخبار کی اہلیت کے بعد عدالت صدق کو ترجیح دے گی اور فسق کذب کا مرجح ہوگا تو رجحان صدق کی بنا پر عمل واجب کرنا پڑے گا تاکہ خبر واحد عمل کے لیے حجت ہو البتہ چونکہ غیر معصوم میں ایک گونہ سہو اور کذب کا احتمال موجود ہے اس لیے علم الیقین کا فائدہ نہ دے گی اور عمل تو بغیر علم الیقین کے بھی صحیح ہے جیسے کہ قیاس پر غالب رائے کے ساتھ عمل کرنا صحیح ہے اسی طرح گواہوں کی گواہی پر ظن غالب کے ساتھ حکام کا فیصلہ کرنا صحیح ہے لہٰذا عادل کی خبر بھی علم ظنی کا فائدہ دے گی اور عمل کے لیے اسی قدر علم کافی ہے البتہ چونکہ علم کی اس قسم میں کچھ اضطراب بھی ہے۔ لہٰذا یہ علم طمانیت سے کم درجہ رکھے گا۔ رہا خبر واحد سے (باقی صفحہ ۲۴ پر)